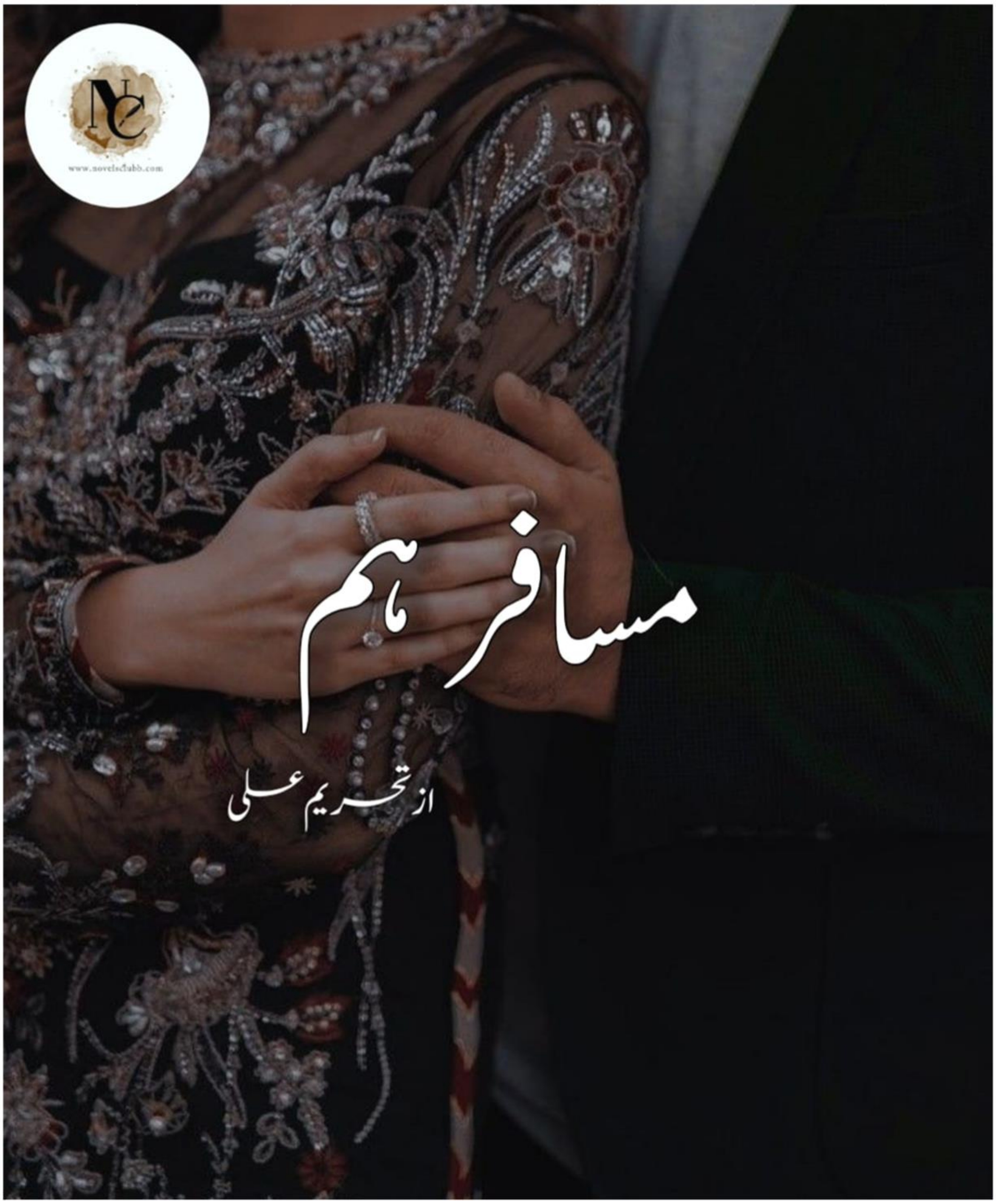
مسافر ہم
از تحریم علی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مسافرھم

از قلم تحریم علی

چوتھی قسط

سورج کی شعاعیں سیدھا ان چاروں پہ پڑ رہی تھیں۔وہ چاروں اس وقت مال کی پارکنگ میں موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

"کنزا تم شاپنگ کر لو ہم لوگ جب تک گھوم رہے ہیں۔"مال میں داخل ہوتے ہی آرش نے کنزا سے کہا۔

"اوکے!"کنزا کندھے اچکاتی ایک بوتیک میں گھس گئی۔

"چلو فوڈ کورٹ چلیں۔"آرش نے کنزا کے جاتے ہی کہا۔

"تو نے کنزا کو کہا کہ ہم گھوم رہے ہیں اور اب تو فوڈ کورٹ چلنے کا بول رہا ہے؟"

ضارف نے آرش کو گھورتے ہوئے کہا۔

"او بھائی میں نے صبح کا ناشتہ کیا ہوا ہے۔اور جتنی دیر کنزا نے لگانی ہے نہ اتنی دیر میں ہم کچھ کھا پی کے گھوم پھر کے ہضم بھی کر لیں گے۔" آرش نے ایک ہی سانس میں سب کہہ ڈالا۔

"بالکل گیارہ بجے صبح تھی تیری۔"

"تو نے چلنا ہے تو چل ورنہ یہیں کھڑا اسڑتا رہنا۔" آرش بول کے جانے ہی لگا تھا کہ ضارف بولا۔ "چل بھائی۔ تجھ سے کوئی نہیں جیت سکتا۔" ضارف نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

لفٹ کے ذریعے وہ لوگ فوڈ کورٹ گئے۔

www.novelsclubb.com

"میں فرائس کھاؤں گی اور جوس پیوں گی۔" حیام نے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"محترمہ حیام صاحبہ آپ کو لائن میں لگنا پڑے گا۔" آرش نے حیام کو بیٹھے دیکھا تو کہا۔

"یار اسکو بیٹھنے دے ہم لے آتے ہیں۔اچھا ہے یہ ٹیبل سنبھال لے گی۔" ضارف نے آرش کو اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے کہا۔

"ہماری کرسیاں بچا کے رکھنا۔" آرش نے اپنا موبائل فون حیام کو دیتے ہوئے تنبیہ کی۔

"چل نہ۔" ضارف نے اسکو تقریباً کھینچتے ہوئے کہا۔

انکے جاتے ہی حیام موبائل میں مگن ہو گئی۔ ابھی پانچ سے چھ منٹ گزرے تھے کے کسی نے پیچھے سے آ کے اسکے سر پہ چپت لگائی۔ اس نے جھٹکے سے پیچھے دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ اس سے پہلے وہ سیدھی ہوتی زور سے کسی نے "بھاؤ" کر کے ڈرا دیا۔

"اُف فیضان بھائی!" پہلے اس نے اپنے سانس کو بحال کیا پھر اچانک سے بولی۔ "آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

"ایک کیس کے سلسلے میں اس طرف آیا تھا۔ بھوک لگی تو سوچا مال میں ہی جا کہ کچھ کھا لیتا ہوں۔ پھر یاد آیا روحہ میڈم نے کہا تھا کہ ماہین آپی کے ساس سسر کے لیے کپڑے لانے ہیں۔ ابھی اوپر آیا تو تم دکھ گئیں اس لیے میں یہیں آ گیا۔ اب تم بتاؤ یہاں کیوں بیٹھی ہو؟" فیضان نے پوری بات بتا کہ اس سے سوال کیا۔

"میں، آرش اور ضارف یہاں فوڈ کورٹ میں کچھ کھانے پینے آئے تھے اور کنزا اپنے لیے شاپنگ کر رہی ہے۔"

"اچھا۔" وہ دونوں ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ ضارف حیام کے پاس آیا۔ فیضان کو دیکھ کر پہلے حیران پھر خوش ہوا۔ اس سے مصافحہ کرنے کے بعد حیام سے مخاطب ہوا۔

"جوس کا فلیور بتاؤ۔"

"نہیں جوس نہیں پینا۔" حیام نے نخرے دکھاتے ہوئے کہا۔

"یا خدا! پھر کیا پینا ہے؟" ضارف نے پوچھا۔

"لیمنیڈ۔" اس نے فوراً سے بتایا۔

"او کے۔ اور بھائی آپ؟" ضارف نے کھڑے ہوتے ہوئے فیضان سے پوچھا۔

"ایک چکن رول اور کوک۔"

"اچھا سنو۔" ضارف جانے والا تھا کہ حیام نے پکارا۔

"اب کیا؟"

www.novelsclubb.com

"فرائس تھوڑے مصالحے والے ہوں ورنہ میں نہیں کھاؤں گی بتا دیا۔" حیام نے دونوں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا۔

"اُف! اچھا یار۔" ضارف کہتا وہاں سے چلا گیا اس سے پہلے حیام کچھ اور فرمائش کرتی۔

پندرہ منٹ بعد آرش اور ضارف ہاتھوں میں ایک ایک ٹرے پکڑے انکا آرڈر لے کر آئے۔

"یار اگر تم لوگ فارغ ہو تو مجھے بھی کپڑے دلوا دو۔" فیضان نے رول کھاتے ہوئے پوچھا۔

"بھائی ہم بیروزگار ہیں ہم کہاں سے دلائیں۔" آرش نے برگر کھاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اپنے مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"یا اللہ! آرش ہر جگہ نوٹنکی شروع کر دیا کرو۔" حیام نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

"لوگ تو مذاق بھی نہیں سمجھتے۔" آرش نے اپنا ہاتھ سر پہ مارتے ہوئے کہا جس کے نتیجے میں ٹیبل پہ پڑا کیچپ گر گیا۔

"آرششششش!" حیام دبہ دبہ سا چیخی۔

www.novelsclubb.com

"اس لیے کہتے ہیں تھوڑی کم نوٹنکی کیا کر۔" ضارف نے ٹیبل پہ رکھے ٹشو سے کیچپ صاف کیا اور ٹشو ٹرے کے سائیڈ پر رکھ دیا۔ جبکہ آرش "سوری"، "سوری" کرتا رہ گیا۔

****

کھانا کھا کہ اُنہوں نے فیضان کی کپڑے خریدنے میں مدد کروائی۔"چلو میں نکلتا ہوں۔شکریہ تم تینوں کا۔رات کو ملتے ہیں پھر۔"

"خدا حافظ !"ان تینوں نے بیک وقت کہا۔

"خدا حافظ !"فیضان بھی ہاتھ ہلاتا ہوا پارکنگ میں چلا گیا۔

"چل بھئی ہم بھی چلیں۔ساڑھے تین ہونے والے ہیں۔"فیضان کے جاتے ہی ضارف نے آرش سے کہا۔

"ہاں !"ضارف کے کہنے پہ آرش نے حیام سے کہا۔"حیا فون کرو کنزا کو اور پوچھو کہاں ہے؟"

www.novelsclubb.com

"فون میں بیلینس نہیں ہے۔"حیام نے تھوڑا شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا آرش ملک کی بہن ہو اور تمہارے پاس بیلینس نہیں ہے۔کتنے شرم کی بات ہے۔"آرش نے افسوس سے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"ارے تو تم کر لو نہ۔"ضارف نے اسکو چپ کرانے کی غرض سے کہا۔

"میرے پاس خود بیلینس نہیں ہے۔"آرش نے معصومیت سے جواب دیا تو حیام نے اسکو گھورا۔

"اچھا رکو میں کرتا ہوں نمبر دو۔"ضارف نے جیب سے اپنا موبائل نکالتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ کال ملانے ہی والا تھا کہ ایک دکان میں انہیں کنزا نظر آگئی۔

"یہ تم نے ایک دعوت کے لئے کتنی شاپنگ کی ہے کنزا؟"حیام نے اسکے ہاتھ میں پانچ چھ شاپنگ بیگز دیکھے تو پوچھا۔

"وہ سب چھوڑو تمہاری شاپنگ ہو گئی نہ؟"آرش نے حیام کو چپ کرواتے ہوئے کنزا سے پوچھا۔

"ہاں ہو گئی۔میں بس تم لوگوں کے پاس ہی آنے والی تھی۔"

"کچھ بیگز ہم اٹھالیں؟"آرش نے کنزا کو مشکل سے بیگز سنبھالتے دیکھا تو پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں!یہ لو۔"کنزا نے آرش کو دو بیگ تھمائے تو ضارف نے بھی اس سے دو بیگز لے لیے۔"تھینکس!"کنزا نے مسکراتے ہوئے ضارف سے کہا۔

اب وہ چاروں پارکنگ کی طرف جا رہے تھے۔

****

"السلام و علیکم !" ان چاروں نے گھر میں گھستے ہی سلام کیا۔

"وعلیکم السلام !" لاؤنج میں بیٹھے اظہر صاحب اور نادیہ بیگم نے جواب دیا۔ "تم لوگ منہ ہاتھ دھو لو میں کھانا لگاتی ہوں۔" نادیہ بیگم نے کچن کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

"چھوٹی ماما کیا بنایا ہے ؟" آرش نے پیچھے سے آواز لگائی۔

"کریلے قیمہ۔"

"اور کچھ نہیں ہے ؟ میں کریلے نہیں کھاتی۔" کنزا نے حیام کے کان میں پوچھا۔

"شاید نہیں۔ تم میرے ساتھ کھا لینا۔ ویسے بھی پھوپھو بہت مزے کے کریلے بناتی ہیں۔" حیام نے مسئلہ کا حل پیش کیا تو کنزا نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر میں وہ چاروں کھانا کھا رہے تھے۔

"آرش میں منہ توڑ دوں گی تمہارا۔" حیام نے آرش کا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا جو کب سے اپنی پلیٹ کے کریلے نکال نکال کہ حیام کی پلیٹ میں ڈال رہا تھا۔

''کھالونہ۔ تمہیں پتا بھی ہے نہیں پسند مجھے کریلے۔'' آرش نے معصوم شکل بناتے ہوئے کہا۔

''میرا مسئلہ نہیں ہے یہ۔'' حیام نے اپنی پلیٹ سائڈ پہ کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے بیٹا ٹھیک ہے!'' آرش نے اپنا امو شنل کارڈ پھینکا۔

''کیا ٹھیک ہے؟'' ضارف جو کب سے خاموش تماشائی بنا بیٹھا تھا بولا۔

''جب میں شادی کر کے چلا جاؤں گا نہ تب میری یاد آئے گی۔'' آرش نے اپنے مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

''ابے لڑکیاں رخصت ہوتی ہیں تو لڑکا ہے۔'' سعد نے پیچھے سے آکے اس کے سر پہ چپت لگائی۔ کچن کی دیوار کے ساتھ لگے کی اسٹینڈ (key stand) سے چابیاں اتاریں اور باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

''ہاں اب جواب دو بھائی کی بات کا۔'' حیام نے آرش کو چپ بیٹھے دیکھا تو کہا۔

''اب میں اتنا حسین، خوبصورت، ہینڈسم، ڈیشنگ لڑکا ہوں یقیناً مجھے گھر داماد بنائیں گے۔'' آرش نے کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔

''گھر داماد کی عزت نہیں ہوتی۔'' ضارف نے پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ابھی کونسی عزت ہے۔"آرش نے بیزار شکل بناتے ہوئے اپنا آخری نوالہ منہ میں ڈالا۔

"آرش! کوئی پیار ویار کا چکر تو نہیں ہے۔"حیام اور ضارف کے اٹھتے ہی کنزا نے آرش سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

آرش نے پہلے اسکو گھورا اور پھر اسکا چھت پھاڑ قہقہ گونجا۔"نہ نہ نہ! یہ پیار، محبت و عشق معشوقی کرنے کے لے آرش ملک پیدا نہیں ہوا! ہاں کسی کی ٹانگ توڑنی ہو یا آنکھ پھوڑنی ہو تو بتاؤ۔"آرش نے کہہ تو دیا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ آگے اسکی قسمت میں کیا لکھا تھا۔کنزا کو آنکھ ماری اور ٹیبل سے اٹھ گیا۔پیچھے کنزا محض سر جھٹک کہ رہ گئی ملک ہاؤس کے لوگ اس کی سمجھ سے باہر تھے۔

www.novelsclubb.com

****

وہ سب ماہین کے سسرال کی دعوت سے واپس آچکے تھے اور تھکن کے باعث سب اپنے اپنے کمروں میں سونے کی غرض سے جاچکے تھے۔صحن میں ایک نفوس دبے

پاؤں مین گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہونے ہی والا تھا کہ کسی نسوانی آواز پہ ڈر کے اچھلا۔

"کدھر؟" ارتج ہاتھ میں بازل کا فیڈر پکڑے بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھے کھڑی تھی۔

"وہ..وہ..بھا.." آرش اچانک حملے کے لئے تیار نہ تھا اس لئے بوکھلایا ہوا تھا۔

"کیا وہ وہ؟ بولو؟" چاند کی روشنی میں آرش کی کالی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

"بھابھی وہ نائٹ میچ ہے۔ صبح فجر تک آجاؤں گا۔" آرش نے اب خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔ "کسی کو بتائیے گا مت۔ پلیییز!" آرش نے معصوم شکل بناتے ہوئے ارتج سے منت کی۔

"اچھا اچھا۔" آرتج نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہائے تھینک یو بھابھی۔" وہ مڑا لان میں لگے گملے سے ایک پھول توڑا اور پھر واپس آیا۔

"کیا ہوا؟" ارتج نے اسے واپس آتے دیکھا تو سوال کیا۔

''جس گھر میں ایسی بھابھی اس گھر کی قسمت جاگی۔''ارش نے چمکتی آنکھوں سے گنگناتے ہوئے اسے پھول دیا۔

''اچھا اچھا۔اب جاؤ۔''آریج نے ہلکا سا ہنستے ہوئے پھول لے لیا۔

''اللہ حافظ !''آرش کہتے ہوئے باہر نکل گیا۔

''اللہ حافظ !''اریج بھی دروازہ بند کر کے اندر چلی گئ۔

****

ملک ہاؤس میں ہر جگہ جگہ افرا تفریح کا عالم تھا وجہ دو دن بعد سعد کی منگنی تھی۔سعد کی منگنی کے دو دن بعد عمر دبئ سے واپس آنے والا تھا اور اگلے ہفتے کنزا کے والدین۔کنزا کو ملک ہاؤس میں مزہ آنے لگا تھا اور وہاں کے مکین بھی اب اس کے ساتھ ٹھیک ہو رہے تھے۔ابھی بھی وہ منگنی کی تیاریوں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی۔وہ کسی کام سے حیام کے کمرے کی طرف گئ تو دروازے کو ادھ کھلا پایا۔اندر جھانکا تو حیام اپنے بیڈ کے آگے پتلے سے تخت پہ بیٹھی قرآن پڑھ رہی تھی۔اسکی تلاوت کی آیات تو

www.novelsclubb.com

کنزا با آسانی نہیں سن سکتی تھی مگر کنزا کو اسکے تلاوت کرنے کا انداز پسند آیا۔ وہ وہیں کھڑی اسے سنتی رہی۔ جب چند منٹوں بعد حیام قرآن کو چومتے ہوئے اٹھی تو اسکی نظر دروازے پہ کھڑی کنزا پہ گئی جو آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔

"سو گئی کیا۔" حیام نے قرآن اسٹڈی ٹیبل کے دراز میں رکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں.. نہیں وہ.." کنزا کے سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولتی۔

"اندر آؤ۔ حیام نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔ "خیریت ایسے دروازے پہ کیوں کھڑی تھی؟" جب کنزا صوفے پہ آ کے بیٹھ گئی تو حیام نے پوچھا۔

"وہ سب نیچے انجوائے کر رہے تھے میں نے سوچا تمہیں بھی بلا لوں جب کمرے میں آئی تو تم قرآن پڑھ رہی تھی تو بس کھڑی رہی۔" کنزا نے اپنے ازلی لہجے کے بجائے آج نرمی سے بات کی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ!" حیام نے کچھ سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔ ابھی وہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی کنزا بول پڑی۔ "تم نے یہ کہاں سے سیکھا؟" کنزا کا اشارہ اسکی تلاوت کی طرف تھا۔

"بچپن میں پہلے استانی جی کے پاس جاتے تھے۔ پھر جب وہاں سے مکمل کر لیا تو دادی جان کے ساتھ عصر کے بعد پڑھتی تھی لیکن انکی ڈیتھ کے بعد عادت تھوڑی کمزور پڑ

گئی لیکن جب آٹھویں میں میرا گریڈ A سے B ہوا تو مجھے دادو نے کہا کہ تم نے اللہ کو یاد کرنا چھوڑ دیا اس لئے وہ بھی تمہیں یاد نہیں کرتا تو بس اس دن کے بعد سے میں روز ظہر کے بعد ایک صفحہ پڑھتی ہوں۔" حیام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تو نماز بھی نہیں پڑھتی قرآن تو دور کی بات۔ اللہ مجھے تو نہیں بھولا۔" کنزا نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ تم سے بہت پیار کرتے ہوں اور چاہتے ہوں تم خود سے اللہ کی طرف آؤ۔"

"ہمم" کنزا سر اثبات میں ہلا کر اٹھتی اس سے پہلے حیام نے پوچھا۔ "تم نماز اور قرآن پڑھنا چاہتی ہو؟"

"چاہتی ہوں لیکن.." کنزا نے کوئی بہانہ سوچنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"چاہتی ہو تو لیکن کیسا؟" حیام نے نرمی سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"آہ! ٹھیک ہے۔ سب سے چھوٹی نماز کونسی ہوتی ہے۔" کنزا نے نظریں جھکاتے ہوئے پوچھا۔

"فجر کی۔" حیام نے اسی نرمی سے جواب دیا۔

’’فجر۔اس وقت تو سو رہی ہوتی ہوں میں۔‘‘وہ کچھ مایوس ہوئی لیکن پھر خود ہی پوچھا۔

’’فجر کے بعد کونسی نماز ہوتی ہے جو چھوٹی ہو؟‘‘

’’عصر۔‘‘حیام نے جواب دیا۔

’’تو ہم تب بھی قرآن پڑھ سکتے ہیں نہ؟‘‘اس نے اس سے پوچھا۔

’’ہم کبھی بھی قرآن پڑھ سکتے ہیں۔‘‘حیام نے نرمی سے اسکے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے پھر میں کل آوں گی عصر کی نماز پڑھنے اس کے بعد تم مجھے ایک صفحہ پڑھا دینا۔‘‘کنزا پورا پلین خود ہی ترتیب کرتے ہوئے اٹھی تو حیام نے محض مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

****

آسمان نیلا ہو رہا تھا۔چرند پرند بھی اب اپنے گھونسلوں میں جا رہے تھے ایسے میں ملک ہاؤس کے ٹی وی لاؤنج میں کافی گہما گہمی تھی۔وہ سب فضا(سعد کی ہونے والی بیگم) کی شاپنگ دیکھ رہے تھے۔

''آرش!''جیولری باکس اٹھاتے ہوئے زرناب نے آرش کو پکارا۔

''ہمم؟''آرش جو حیام اور ارتج کے ساتھ کپڑے پیک کروا رہا تھا بولا۔

''میں کیا سوچ رہی تھی کہ۔''ابھی اسکا جملہ پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ آرش بیچ میں بول پڑا۔''تم سوچ رہی تھی تو بیکار ہی ہوگا اس لیے رہنے دو۔''آرش نے اپنا جملہ مکمل کر کے زرناب کو مسکرا کے دیکھا تو زرناب کا دل کیا ہاتھ میں پکڑے سارے ڈبے آرش کے سر پہ دے مارے۔

''وہ تو آرش ملک کا دل بہت بڑا ہے تو کیا ہے نہ کہ میں لوگوں کے بیکار آئیڈیاز بھی سن لیتا ہے تو تم بھی سنا دو۔''کمینی سی مسکراہٹ ابھی تک چہرے پہ سجی تھی۔

''بڑی ماما!''زرناب پوری قوت سے چلائی۔

www.novelsclubb.com

"آہستہ چیخو میری ماں کو بہرا کرنا چاہتی ہو۔" یہ کہہ کہ آرش وہاں رکا نہیں بلکہ وہاں سے نودو گیارہ ہو گیا کیوں کہ عالیہ بیگم اس کی رگ رگ سے واقف تھیں اس لئے جب بھی کوئی آرش کی شکایت لگاتا تو وہ آرش کی شامت لے آتی تھیں۔

****

اپریل شروع ہونے میں چند دن ہی باقی تھے۔موسم نہ زیادہ گرم تھا نہ ٹھنڈا۔وہ نہا کے باہر آئی اور سنگھار میز کے سامنے بیٹھ گئی۔ہیئر ڈرائر (hair dryer) سے بال سکھانے کے بعد وہ اپنے ہاتھوں پہ moisturizer لگانے لگی۔بالوں کو ڈھیلے سے کیچر میں باندھ کے اس نے بیڈ پہ رکھا دوپٹہ اٹھایا اور نماز پڑھنے کے انداز میں لپیٹ لیا۔حیام سے وعدے کے مطابق وہ عصر کی نماز پڑھنے جا رہی تھی۔ابھی وہ اپنے کمرے سے نکلی ہی تھی کہ نگہت بیگم سے سامنا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"کنزا! ماشاءاللہ! تم کتنی حسین لگ رہی ہو شلوار قمیض میں۔" آج اس نے ڈارک بلو قمیض پہن رکھی تھی جس پہ پیلے رنگ کے پھول بنے تھے۔ سفید ٹراؤزر اور سفید دوپٹے میں وہ واقعی خوبصورت لگ رہی تھی۔

"تھینک یو پھوپو۔" اس نے شرماتے ہوئے کہا۔ نگہت بیگم اسے پیار کرتیں ہوئی ضارف کے کمرے میں چلی گئیں جبکہ وہ حیام کے کمرے میں۔

"میں کب سے تمہا.." حیام جو کب سے اسکا انتظار کررہی تھی دروازہ کھلتے ہی بولی مگر کنزا کا نیا سراپا دیکھ کہ دنگ رہ گئی۔

"کنزا کتنی پیاری لگ رہی ہو۔" حیام نے اسکو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ!" کنزا نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

تھوڑی دیر ہی میں وہ لوگ نماز مکمل کر کے اب قرآن پڑھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کنزا میں تمہیں پہلے "سورہ فاتحہ" پڑھاؤں گی۔ یہ قرآن مجید کی سب سے پہلی سورۃ ہے۔" حیام نے قرآن کھولتے ہوئے کنزا کو بتایا تو اس نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

"پہلے میں پڑھوں گی اور میرے پیچھے پیچھے تم دہرانا۔" حیام نے سورۃ فاتحہ کھولی اور کنزا سے کہا جواب میں اس نے پھر سے اپنا سر ہلایا۔

"ترجمہ پڑھو گی؟" حیام نے شروع کرنے سے پہلے پوچھا تو کنزا نے خوشی خوشی اثبات میں سر ہلایا۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمُ•

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱﴾

سب طرح کی تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ﴿۲﴾

www.novelsclubb.com

بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ﴿۳﴾

انصاف کے دن کا حاکم۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾

اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾

ہم کو سیدھے راستے چلا۔

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ
عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾

ان لوگوں کے راستے جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا نہ ان کے جن پر غصہ ہوتا رہا اور نہ

www.novelsclubb.com

گمراہوں کے۔ [آمین]

سورہ فاتحہ مکمل کر کے حیام قرآن مجید بند کر کے اٹھی اور دراز میں احتیاط سے رکھا۔

''کیسا لگا پڑھ کے؟'' حیام نے اپنا دوپٹہ اتارتے ہوئے پوچھا۔

''اچھا۔ مطلب کچھ الگ سا لگ رہا۔'' کنزا نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

****

ملک ہاؤس میں آج خوشی کا سماں تھا۔

''ہاں جی دلہے صاحب تیار ہو گئے؟'' معیز نے سعد کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ کیسا لگ رہا ہوں؟'' سعد نے سفید شلوار قمیض پر آسمانی رنگ کی واسکٹ پہن رکھی تھی۔ پیروں میں چمکتی پشاوری چپل، ہاتھ میں گھڑی، لمبا قد اور اس پہ جیل سے سیٹ کئے بال۔ وہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

''کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا ہے۔'' معیز نے سعد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''چل اب سب انتظار کر رہے ہیں۔''

****

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ لوگ ہال میں موجود تھے۔ موتیہ اور گلاب کے پھولوں سے سجا اسٹیج جہاں سعد اور فضا بیٹھے تھے۔ فضا نے ڈارک بلو اور گولڈن رنگ کا فراک اور چوڑی دار پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ منگنی کے حساب سے میک اپ اور نارمل جیولری کے ساتھ وہ شہد رنگ آنکھوں والی بہت حسین لگ رہی تھی۔

''اچھا تو تمہارے لئے بھی کوئی ڈھونڈ لیں یہاں پہ۔'' ہمائل جو گرے رنگ کی شلوار قمیض پہنے کونے پہ موبائل پہ کسی کو مسیج کر رہا تھا نسوانی آواز پہ سر اٹھایا۔

''کیا ہو گیا آپی۔'' اس نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا جس سے گال کا گڑھا ابھرا۔

''بتا دو ڈھونڈ لوں تمہارے لئے یا کوئی ڈھونڈ چکے ہو۔'' ماہین نے معنی خیزی سے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ابھی ہمائل کچھ کہتا کہ ضارف، عنایہ اور زرناب وہاں آ دھمکے۔ ضارف، معیز، آرش اور فیضان نے شلواریں قمیضیں پہن رکھی تھیں۔ جبکہ سب لڑکیوں نے شارٹ فراکس اور پلازو۔ ''آجائیں سب سیلفی لیتے ہیں۔'' زرناب نے سب کو کیمرے کی طرف متوجہ کیا لیکن ہمائل اور ضارف اونچے قد کی وجہ سے پورے نہیں آ رہے تھے تب ھی ماہین بولی۔ ''زونی موبائل دونوں میں سے کسی کو پکڑا دو۔'' ماہین نے ہمائل

اور ضارف کی طرف اشارہ کیا۔زرناب نے ماہین کی بات پہ عمل کرتے ہوئے موبائل ضارف کو تھما دیا۔دو سے تین تصویروں کے بعد وہ سب اِدھر اُدھر بکھر گئے لیکن ماہین نے دل میں یہ بات بٹھالی کہ وہ ہمائل کے دل کی بات اسکی زبان پر لا کر رہے گی۔

****

سب اسٹیج پہ رسمیں کر رہے تھے جبکہ وہ مسلسل ہمائل کو ڈھونڈ رہی تھی۔ جیسے ہی اسکی نظر ایک ٹیبل پہ بیٹھے بازل سے کھیلتے ہمائل پہ پڑی تو وہ فوراً وہاں پہنچ گئی۔

"ایک بات کرنی ہے۔ تحمل سے سنو گے؟" کنزا کا لہجہ آج الگ تھا کہ ہمائل منع نہ کر پایا۔

www.novelsclubb.com

"بولیں؟"

"تم کل کس وقت فری ہوں گے۔ اکچلّی (actually) کسی سکون کی جگہ بات کرنا چاہتی ہوں تمہارے ساتھ۔ کوئی سمندر، کیفے یا پھر تمہارا آفس؟"

''کل تو میں آف کروں گا۔کل شام کو کسی کیفے چل لیں گے۔''ہمائل نے بھی آرام سے جواب دیتے ہوئے کہا۔کنزا نے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے چلی گئی۔

****

کھانے اور تھوڑا بہت ہلہ غلہ کرنے کے بعد وہ سب رات ایک بجے کے قریب گھر پہنچے۔

وہ چاروں لان میں جھولے پہ بیٹھے ہوئے تھے اور آج کی تصویریں دیکھنے میں مصروف تھے۔

''سب کتنے پیارے لگ رہے تھے نہ!''عنایہ نے اپنی،سعد،فضا اور ضارف کی تصویر دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

''ہاں۔اور فضا بھابھی بھی کتنی اچھی ہیں۔''زرناب نے عنایہ کی بات کی تائید کی۔

''میں کچھ سوچ رہا تھا۔''ضارف نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا؟''عظمیٰ اور عنایہ نے ایک ساتھ پوچھا۔

''اریج بھابھی کی طرح فضا بھابھی ہم سب میں ایڈجسٹ تو ہو جائیں گی نہ؟'' ضارف کے سوال پہ سب کچھ سیکنڈز کے لئے چپ ہو گئے۔

''اور تمہیں ایسا کیوں لگا؟'' پیچھے سے آتے سعد نے سوال پوچھا۔

''نہیں بھائی وہ..'' ضارف کچھ شرمندہ سا ہوا۔ وہ کچھ کہتا اس سے پہلے ہی سعد بول پڑا۔ ''بھئی جیسے اریج بھابھی کو ہم لوگوں نے اپنے ساتھ کمفرٹیبل کیا اسی طرح تم لوگ فضا کو کر لینا۔ ٹھیک ہے؟'' پہلے سنجیدگی سے اور بعد میں مسکراتے ہوئے پوچھا تو ضارف نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

''گڈ بوائے!'' سعد نے ضارف کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا تو عنایہ بھی فوراً بولی۔

''بھائی میں بھی آپ ہی کی بہن ہوں۔''

''اچھا اچھا تم بھی آجاؤ۔'' سعد کے بولنے کی دیر تھی کہ عنایہ بھی دوسری طرف اسکے گلے سے جا لگی۔

''تم بھی آجاؤ عنایہ کے برابر میں۔'' سعد نے زرناب سے کہا تو وہ جھٹ سے عنایہ کے برابر آبیٹھی۔ ''بس میں رہ گئی۔'' عظمیٰ نے ڈرامائی انداز میں کہا تو سعد کی ہنسی نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

''تم بھی آجاؤ وکیل صاحب۔''سعد نے تھوڑی سی جگہ بنائی تو ضارف بھی کھسکا اور عظمیٰ آکے بیٹھ گئی۔ عظمیٰ نے موبائل میں تصویر لی اور وہ سب اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے۔اُسی گھر میں حیام کے کمرے میں آرش اور حیام لیپ ٹاپ میں فلم دیکھنے میں مصروف تھے۔جبکہ کنزا کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔

کل کا سورج ان سب کی زندگیاں بدلنے والا تھا۔

****

مارچ ختم ہونے میں دو ہی دن باقی تھے۔سورج آج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ کل فنکشن کے باعث آج اس نے جم نہیں کیا۔نماز ادا کرنے کے بعد واپس بستر میں گھس گئی۔وہ موبائل میں کل رات کی تصاویر دیکھ رہی تھی جب اسے ایک میل موصول ہوئی۔ میل پڑھتے ساتھ ہی اس نے بیڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھایا، پیروں میں چپل پہنی اور دوڑتے ہوئے آرش اور ضارف کے مشترکہ کمرے کے باہر پہنچی۔دو بار کھٹکھٹانے پر جب دروازہ نہ کھلا تو وہ سیدھا اندر گھس گئی۔اے سی کی خنکی کے باعث ٹھنڈا کمرا اور بیڈ پہ ٹیڑھے میڑھے لیٹے وہ دو نفوس۔

www.novelsclubb.com

"آرش! آرش! اٹھو۔" اب آرش کے بعد وہ ضارف کے سر پہ کھڑی تھی۔

"ضارف! اٹھو یار۔" جب تین منٹ تک وہ دونوں نہ اٹھے تو حیام نے اے سی بند کیا۔ کھڑکی سے پردہ ہٹایا اور پانی کا ایک گلاس لے کے دونوں کے منہ پہ پانی پھینک دیا۔

"کیا ہوا؟ کیا ہوا؟" آرش ایک دم ڈر کے اٹھا جبکہ ضارف کی حالت بھی کم نہ تھی۔ ان دونوں نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر سامنے کھڑی حیام کو۔

"اٹھو دونوں مجھے ضروری بات بتانی ہے۔" حیام نے دونوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

"صبح بتانا۔" آرش مزے سے کہتا بستر میں گھس گیا۔

"ارے میں کچھ کہہ.." ابھی حیام کا جملہ پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ ضارف بول پڑا۔ "صبح سنیں گے۔" کہتا وہ بھی بستر میں جا گھسا۔

"اٹھووووووووو!" حیام چلائی۔

www.novelsclubb.com

جب ان دونوں کو ہلتے نہ پایا تو ہار کہ خود بتانے لگی۔ "یونیورسٹی سے میل آئی ہے۔ میں پاس ہو گئی اور میرا نام بھی آ گیا لسٹ میں۔ یہی بتانے آئی تھی۔ تم لوگ پڑے سوتے رہو۔ ہنہہ!" حیام پوری بات بتا کہ وہاں سے چلی گئی لیکن جانتی تھی کہ اب وہ دونوں ضرور اٹھ جائیں گے۔ اور وہی ہوا تھا تقریباً دس منٹ بعد وہ دونوں حیام کے کمرے

میں موجود تھے۔انکو دیکھ کہ ابھی حیام اپنے کمبل میں گھسنے ہی والی تھی کہ ضارف نے آواز لگائی۔

''حیام سنو۔'' حیام نے ذرا سامنہ باہر نکالا اور انہی کی نقل کرتے ہوئے بولی۔

''صبح سنوں گی۔'' ابھی وہ کمبل اوڑھتی کے وہ دونوں اسکے بیڈ پہ چڑھ کے اسکے دائیں بائیں بیٹھ گئے۔چار و ناچار حیام کو انکی بات سننی ہی پڑی۔

''ہمیں بھی میل آگئی ہے۔'' ضارف نے بولنا شروع کیا۔

''چار اپریل یعنی ٹھیک پانچ دن بعد کلاسز شروع ہیں۔'' آرش نے بھی لقمہ لگایا۔''اب سوچنا یہ ہے کہ ایڈمشن کے لیے کب جانا ہے؟''

''آرام سے ایک ڈیڑھ ہفتے تک چلیں گے۔'' حیام نے مزے سے کہا۔

''پاگل ہو گئی ہو کیا؟'' آرش نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

''بھئی ظاہر ہے کل پرسوں تک ایڈمشن کے لیے چلیں گے۔'' ضارف نے آرش کو گھورتے ہوئے کہا۔

''چلو بھئی اب دونوں نکلو۔شاباش! سونا ہے مجھے۔'' حیام ان دونوں کو کہتے ہوئے کمبل میں گھس گئی جبکہ وہ دونوں بھی کمرے سے باہر نکل گئے۔

****

جاری ہے

www.novelsclubb.com